Institute of Business Administration Karachi
Leadership and Ideas for Tomorrow

iRepository

MSJ Capstone Projects | Graduate Research Projects

2020-12-15

پاکستان میں خواجہ سراؤں کی معاشی اور صحت کی صورتحال پر کووڈ 19 لاک ڈاؤن کے اثرات

Mehak Meraj
m.meraj_19904@khi.iba.edu.pk
Master of Science in Journalism

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.
Follow this and additional works at: https://ir.iba.edu.pk/research-projects-msj

Part of the Educational Sociology Commons, Family, Life Course, and Society Commons, Gender and Sexuality Commons, Inequality and Stratification Commons, Race and Ethnicity Commons, Social Control, Law, Crime, and Deviance Commons, Social Justice Commons, Social Psychology and Interaction Commons, and the Sociology of Culture Commons

Recommended Citation
Meraj, M. (2020). *پاکستان میں خواجہ سراؤں کی معاشی اور صحت کی صورتحال پر کووڈ 19 لاک ڈاؤن کے اثرات* (Unpublished graduate research project). Institute of Business Administration, Pakistan. Retrieved from https://ir.iba.edu.pk/research-projects-msj/21

This document is brought to you by *iRepository*. For more information, please contact irepository@iba.edu.pk.

https://ir.iba.edu.pk/research-projects-msj/21

Institute of Business Administration Karachi
Leadership and Ideas for Tomorrow

CEJ IBA

پاکستان میں خواجہ سراؤں کی معاشی اور صحت کی صورتحال پر کووڈ 19 لاک ڈاؤن کے اثرات

یہ تحقیقی رپورٹ ماسٹرز آف سائنس صحافت کی جزوی تکمیل اورحصولِ سند کے لیے کلیۂ بزنس ایڈمنسٹریشن کوجمع کرایا گیا۔

تحریر

مہک معراج

نگران کار

مونا خان

لیکچرار

Department of Journalism

Centre for Excellence in Journalism (CEJ)

Institute of Business Administration (IBA), Karachi

Fall Semester 2020

Institute of Business Administration (IBA), Karachi, Pakistan

Published by iRepository, 2021

https://ir.iba.edu.pk/research-projects-msj/21

پاکستان میں خواجہ سراؤں کی معاشی اور صحت کی صورتحال پر کووڈ 19 لاک ڈاؤن کے اثرات

یہ تحقیقی رپورٹ ماسٹرز آف سائنس صحافت کی جزوی تکمیل اورحصولِ سند کے لیے کلیۂ بزنس ایڈمنسٹریشن کوجمع کرایا گیا۔

تحریر

مہک معراج

(Student Number: 19904)

Committee:

Muna Khan

Centre for Excellence in Journalism

Shahzeb Ahmed Hashim

Centre for excellence in Journalism

Mohsin Saeed

Former Journalist & Partner-Pink Tree Company

Fall Semester 2020

Institute of Business Administration (IBA), Karachi, Pakistan

Published by iRepository, 2021

Copyright: **2020, Mehak Meraj**

All Rights Reserved

Published by iRepository, 2021

https://ir.iba.edu.pk/research-projects-msj/21

انتساب

میں اپنی اس تحقیقی کاوش کو اپنے والد معراج الدین خان اور والدہ مسرت معراج کے نام کرتی ہوں۔آپ کے پیار اور بھروسے نے مجھے اس قابل بنایاکہ میں آج یہ تحقیقی رپورٹ پیش کر سکوں۔میں اپنی اس تحقیقی تحریر کو اپنی شفیق استاد مونا خان کے نام بھی کرنا چاہوں گی جنہوں نے ہر قدم پر میری رہنمائی کی۔

Published by iRepository, 2021

https://ir.iba.edu.pk/research-projects-msj/21

اعتراف

میں اپنی اس تحقیقی تحریرکی تکمیل کے لئے خداوبزرگ و برتر کی بے پناہ شکر گزار ہوں ۔اس کے ساتھ ساتھ میں اپنے والدین اور استاد و نگراں مونا خان کی بھی تہہ دل سے مشکور ہوں۔

Published by iRepository, 2021

https://ir.iba.edu.pk/research-projects-msj/21

فہرستِ مضامین

خلاصہ ________ vii
تعارف ________ 1
پاکستان میں کووڈ 19 اوراس کے پیش نظر لگنا والا لاک ڈاؤن ________ 1
خواجہ سراء در حقیقت کون؟ ________ 2
پاکستان کا آئین وقانون اور خواجہ سراء ________ 2
خواجہ سراؤں کی موجودہ پسماندگی ________ 4
کووڈ 19 لاک ڈاؤن اور خواجہ سراؤں کی معاشی اور صحت کے حوالے سے صورتحال ________ 4
لاک ڈاؤن کے دوران خواجہ سراؤں کی معاشی پسماندگی ________ 5
کووڈ 19 لاک ڈاؤن میں خواجہ سراؤں کی صحت کے حوالے سے صورتحال ________ 6
کورونا وائرس لاک ڈاؤن اور ایچ آئی وی پوزیٹیو خواجہ سراؤں کی حالتِ زار ________ 8
لاک ڈاؤن میں نفسیاتی صحت کے اعتبار سے خواجہ سراء کی حالت زار ________ 9
کووڈ ۱۹لاک ڈاؤن کے حوالے سے خواجہ سراؤں کا حکومت سے گلہ اور اپیل ________ 10
ریفرینسز ________ 12

Published by iRepository, 2021

https://ir.iba.edu.pk/research-projects-msj/21

خلاصہ

پاکستان میں رواں سال کووڈ19کے پیشِ نظرلگنے والےلاک ڈاؤن میں معاشرے کا پسماندہ ترین طبقہ خواجہ سرأ ، معاشی اور صحت کے حوالے سے بےپناہ متاثر ہوا۔جہاں دورانِ لاک ڈاؤن پیشے اور زندگی کی بنیادی سہولتیں نہ ہونے کی سبب اس طبقے نےسخت ترین حالات دیکھے وہیں جسمانی و نفسیاتی صحت کے اعتبار سے خواجہ سراؤں کی آزمائش کافی سخت رہی۔میری اس تحقیقی تحریر کا مقصد انہیں تمام صورتحال پر روشنی ڈالنا ہے۔

Published by iRepository, 2021

تعارف

بیبو حیدر پاکستان کی ایسی پہلی خواجہ سرا ء ،جنہیں یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ اپنا ذاتی بیوٹی پارلر چلا رہی ہیں ۔ جہاں صرف خواجہ سراؤں کو ہی خدمات نہیں دی جاتیں بلکہ عام خواتین بھی سہولیات حاصل کرسکتی ہیں ۔ آپ ایک سماجی کارکن بھی ہیں ۔ جو سبرن سوسائٹی کے نام سے موجود ایک سماجی ادارے سے وابستہ ہیں۔

رواں سال ملک میں کووڈ19 لاک ڈاؤن کے پیش نظرجہاں ہر طبقہ متاثر ہوا وہیں مختلف خواجہ سراؤں سے بات کر کے یہ پتہ چلا کہ خواجہ سراء طبقے کو بھی معاشی اور صحت کے اعتبا ر سے بہت نقصان ہوا۔بیبو حیدرمعاشی طور پر ایک مستحکم خواجہ سرأ ہیں لیکن کووڈ19لاک ڈاؤن میں انہیں تقریبًا تین ماہ تک اپنا پارلر بند کرنا پڑا۔جس کی وجہ سے انہیں بہت معاشی نقصان ہوا۔

نم آنکھیں ، چہرے پر مایوسی البتہ گفتگو میں شائستگی ، لباس سے ایک مضبوط شخصیت ہونے کی ضامن " بیبو حیدر " کے مطابق ’’میں نے زندگی میں کبھی لاک ڈاؤن اور کرفیو جیسےحالات نہیں دیکھے۔ صرف سنا ہی تھا کہ ضیا ء دور میں کرفیولگا تھا وغیرہ میں بہت ڈر گئی تھی ، ایسا لگتا تھا کہ اب یہ کوروناوائرس کھڑکی سے آجائے گا ۔ مجھے یہ زومبیز کی طرح لگا تھا ۔ ابھی بھی میرے بتاتے ہوئے رونگٹے کھڑے ہورہے ہیں ۔ میری بچت کئے گئے پیسے جارہے تھے لوگ میرے پارلر آنا چاہتے تھے لیکن انہیں راستے میں روک دیا جاتا تھا لہذا میں معاشی طور پر بہت متاثر ہورہی تھی ۔ ‘‘

پاکستان میں کووڈ 19 اوراس کے پیش نظر لگنا والا لاک ڈاؤن

کووڈ 19 کی عالمی وباء 2019 میں چین کے صوبے ووہان سے پنپنا شروع ہوئی اور پھر رواں سال 26 فروری کو شہر کراچی اور اسلام آباد میں دو متاثرہ کیسز منظر عام پر آنے سے پاکستان میں اس کا آغاز ہوا ۔

حکومت پاکستان کی سر کاری ویب سائٹ کے اعداد و شمار کے مطابق مجموعی طور پر کوروناکے اب تک 44 لاکھ 9 ہزار 537 افراد کے کوروناٹیسٹ کئے گئے ہیں جن میں سے تصدیق شدہ کیسز 3 لاکھ 32 ہزار 186 ہیں ۔ ان میں سے 6 ہزار 795 مریض انتقال کرچکے ہیں اور 3 لاکھ 13 ہزار 527 صحتیاب ہوئے ۔ 632 مریضوں کی حالت تشویشناک ہے ۔ اگر سندھ کی بات کی جائے تو یہاں اب تک ایک لاکھ پینتالیس ہزار 238 کیسز ریکارڈ کئے جاچکے ہیں ۔

Published by iRepository, 2021

لاک ڈاؤن کے نفاذ پر اگر نظر ڈالی جائے تو 18 مارچ 2020 کو پورے ملک میں لاک ڈاؤن نافذ کردیا گیا ۔ اس لاک ڈاؤن میں 10 اگست کے بعد کیسز میں کمی ہونےکے بعد بتدریج نرمی آنے لگی اور معاشرتی صورتحال کو بہتری کی جانب گامزن کیا جانے لگا ۔

اصل موضوع یعنی لاک ڈاؤن نے خواجہ سراء طبقےکوکس طرح معاشی اور صحت کے حوالے سے نقصان پہنچایا اس پر آنے سے پہلے یہ جاننا ضرروی ہے کی در حقیقت خواجہ سرأ کون ہیں۔

خواجہ سراء در حقیقت کون؟

خواجہ سراء سپنا جو کہ ایک رقاصہ ہیں آپ کہتی ہیں۔'' میرا موجودہ نام سپنا خان ہے جب میں پیدا ہوئی تھی تو ایک لڑکا تھی اور میرے والدین نے میرا اس وقت نام شوکت حسین رکھاتھا۔ لڑکا پیدا ہونے پر ہمارے گھر میں بہت خوشیاں منائی گئیں ۔ البتہ آگے چل کر سولہ ، سترہ سال کی عمر میں مجھے پتہ چلا کہ میرے احساس و جذبات لڑکیوں والے ہیں ۔''

مختلف کتابوں کے مطالعہ او ر خواجہ سراؤں سےبات کر کے معلوم ہواکہ خواجہ سراء ایک ایسی جنس ہوتی ہیں جوکہ نامرد ہوتی ہے نہ ہی عورت ۔ یہ پیدائش کے وقت لڑکے اور لڑکی کی شکل میں پیدا ہوسکتے ہیں البتہ آگے چل کر ان کی عادات ، حرکات و سکنات ان کی جنس سے مشابہت نہیں رکھتیں۔ خواجہ سراؤں کی شناخت متضاد ، ہم جنس پرست، ایبلنگی یا ان میں سے کسی طور پر بھی نہیں کی جاسکتی ۔

سائنسی نقطۂ نظر کے مطابق اگر بائیو لوجیکل مرحلے کی بات کی جائے توایک عورت ایکس اور مرد ایک وائی " کروموسومز " پیدا کرتے ہیں یہ ایک قدرتی عمل ہوتا ہے جب مرد اور عورت کے ایکس کروموسومز مل جائیں یعنی ڈبل وائی بن جائے تو لڑکی پیداہوتی ہے اور اگر مرد کا وائی کروموسوم عورت کے ایکس کروموسوم کے ساتھ مل جائے تو لڑکا پید ا ہوتا ہے اور اگر اس تمام عمل میں کچھ عدم توازن ہوجائے تو خواجہ سراء پیدا ہوتا ہے ۔

موجودہ معاشرے میں خواجہ سراؤں کی بڑی تعدادموجود ہے البتہ یہ طبقہ زبوں حالی کا شکار ہے۔ خواجہ سراؤں کو پاکستان کے آئین میں کیا مقام حاصل ہے اور انہیں کیا حقوق دیے گئے ہیں اس کا علم ہونا لازمی ہے۔

پاکستان کا آئین وقانون اور خواجہ سراء

2017کی مردم شماری کے مطابق پاکستان میں خواجہ سراؤں کی کل تعداد تقریباًدس ہزار 418 ہے اس حوالے سے کچھ دلچسپ حقائق پاکستان کی پہلی خواجہ سراوکیل 28سالہ نشا راؤ سے بات کرنے پر پتہ چلے

Published by iRepository, 2021

آپ کے مطابق’’ 95 فیصدخواجہ سراؤں کےمردانہ شناختی کارڈ ہیں ۔ جب آپ نادرہ سے ڈیٹا لیں گے تو وہ مرد ظاہر ہوں گے ۔ اس لحاظ سے مردم شماری باکل ٹھیک ہوئی ہے ۔ پرانے خواجہ سراؤں نے اپنے شناختی کارڈ مردانہ شناخت سے بنائےہوئے ہیں ویسے بھی ہمارے 2009 کے بعد سے شناختی کارڈ بننا شروع ہوئے تو بس 10 سے 12 ہزار خواجہ سراؤں نے بطور تیسری جنس اپنے شناختی کارڈ بنوائے تو ظاہر سی بات ہے خواجہ سراؤں کی تعداد اتنی ہی آئے گی ۔ لہذا جن کے مردانہ شناختی کارڈ ہیں وہ تو مردوں میں ہی شامل ہوں گے ۔ بظاہر دیکھا جائے تو ہماری تعداد بہت زیادہ ہے لیکن مردم شماری میں ہماری تعداد بہت کم ہے ۔‘‘

چونکہ نشاء راؤ ایک وکیل ہیں لہذا آپ کی آئینِ پاکستان پر گہری نظر اور آگاہی ہےآپ آئین میں خواجہ سراؤں کے حقوق کے حوالے سے کچھ یوں بتاتی ہیں ۔ " 1973 کے آئین میں آرٹیکل25 کے تحت تمام شہری قانون سے پہلے اوراس کے تحفظ کے برابر کے حقدار ہیں اور جنس کی بنیاد پر کوئی امتیاز نہیں ہوگا ۔ لہذا یہی آرٹیکل ہم خواجہ سراؤں پر بھی نافذ ہوتا ہےاور انہیں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے 2018 کا ٹرانسجینڈر پروٹیکشن بل بھی بنایا گیا ہے۔(Bezhan & Azami, 2011) ‘‘

2009میں پاکستان کے قانون اور ملک میں انھیں تیسری جنس کی حیثیت دی گئی البتہ اس قانون پر عمل درآمد کئی سال کی تاخیر کا شکار ہوا ۔14 نومبر 2011 میں سپریم کورٹ آف پاکستان نے انھیں عام انتخابات میں ووٹ ڈالنے کا حق دیا (Pakistan National Assembly, 1973) ۔ اگر موجودہ حکومت کی بات کی جائے تو وزیر اعظم عمران خان نے 2019 میں ایک ہیلتھ کیئرایکسز پروگرام کا آغاز کیا جس میں خواجہ سراؤں کے لیے مختلف سہولیات رکھی گئیں ۔

آئین و قانون کی روشنی میں خواجہ سراؤں کے حقوق کے حوالے سے جب وکیل اور سماجی کارکن جبران ناصر سے بات کی گئی تو آپ کا کہنا کچھ یوں تھا ’’خواجہ سراء اپنے مطالبات کہاں اٹھائیں انہیں اپنے لیے آواز اٹھانے کے لیے ایک پلیٹ فارم کی ضرورت ہے ۔ اس کے لیے بہت سارے لوگوں کو سامنے آنا پڑے گا اور ہر چیز اس وقت پوری ہوتی ہے جب اس کے لیے پارلیمان میں آواز اُٹھائی جاتی ہے لیکن پالیمان میں خواجہ سراؤں کا کوئی نمائندہ نہیں تو باقی ساری باتیں فضول ہیں ۔ جب ہم انہیں پارلیمان میں برداشت نہیں کرسکتے تو ان کے مطالبات کیسے مانیں گے پارلیمان میں ان کا کوئی نمائندہ نہیں ۔ ان لوگوں کے آگے مائیک رکھنا ضروری ہے تاکہ یہ لوگ اپنے مطالبات منواسکیں ۔‘‘

Published by iRepository, 2021

خواجہ سراؤں کی موجودہ پسماندگی

خواجہ سرأ سپنا کہتی ہیں ’’میرے گھر والوں کے لئے یہ ماننا کہ میں ایک خواجہ سرأ ہوں ،بہت مشکل تھا اوروہ اس حقیقت کو تسلیم نہیں کر رہے تھے۔لہذامیں گھر سے بھاگ گئی اور دیگرخواجہ سراؤں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے لگی اور پھر میں نے اپنا نام بدل کر سپنا خان رکھ لیا۔مجھے پیٹ کی آگ بجھانے کے لئے کوئی کام کرنا ضروری تھا لیکن ہم خواجہ سراؤں کے لیے کوئی عزت والی نوکری نہیں لہذا میں نےگزر بسر کے لئے بھیک مانگنا اور مختلف فنکشنز میں رقص کرنا شروع کردیا۔ ‘‘

خواجہ سراء نتاشہ جن کا پیدائش کے وقت نام نعمان عظمت اور جنس لڑکا تھی ۔ وہ اپنی نوکری کے تجربے کے حوالے سے بات کرتے ہوئے کچھ یوں کہتی ہیں ۔ ’’والد کے انتقال کے بعد میرے بھائی شادی کرکے الگ ہوتے چلے گئے میں اپنی والدہ کے ساتھ اکیلا رہ گیا ۔ چونکہ میں نے میٹرک کیا ہوا تھا تو میں نے نوکری کا سوچا۔ میں مختلف جگہوں پر کام کی نیت سے گیا لیکن مجھے ہر جگہ پر تمسخر کی نگاہ سے دیکھا گیا اور مجھے جنسی تعلقات قائم کرنے کی پیشکش کی گئی ۔ میں گھر آکر بہت روتا تھا کہ میں کوئی لڑکی نہیں لیکن میرے ساتھ ایساکیوں ہورہا ہے پھر میرے ایک دوست نے کہا کہ تم لڑکیوں سے بڑ ھ کرہو اور حقارت انگیز انداز میں یہ بھی کہا کہ ایسا کرلو اس میں تمہارا کوئی نقصان نہیں۔‘‘

خواجہ سرأ سپنا اور نتاشہ کی دردناک کہانی تو خواجہ سراؤں کی پسماندگی کو واضح کرتی ہے جو کہ عرصہ دراز سے تقریبًا ہر خواجہ سرأ کی روداد ہے۔ لیکن مختلف خواجہ سراؤں سے گفتگو کر کے یہ حقیقت آشکار ہوئی کہ رواں سال کورونا کی غیر معمولی صورتحال کے پیش نظر یہ طبقہ معاشی اور صحت کے اعتبار سے مزید پستی کا شکار ہو گیا۔

کووڈ 19 لاک ڈاؤن اور خواجہ سراؤں کی معاشی اور صحت کے حوالے سے صورتحال

پاکستان میں کووڈ 19 لاک ڈاؤن مارچ کے وسط سے اگست کے وسط تک لگایا گیا ۔ہر طبقہ ہر لحاظ سے اس سے بری طرح متاثر ہوا وہیں خواجہ سراء کا ایک ایسا طبقہ تھا جس کی حالت زار کے بارے میں میڈیا اور پریس نے بہت کم جاننے کی کوشش کی ۔

جینڈر انٹر ایکیٹو الائنس کی صدرخواجہ سراء بندیا رعنا جوکہ کافی عرصے سے خواجہ سراؤں کی فلا ح و بہبود کی کے لئے کام کررہی ہیں ۔ ان کے آفس پہنچتے ہی ارد گرد خواجہ سراؤں کو مختلف تخلیقی اور

Published by iRepository, 2021

سماجی کاموں میں مصروف دیکھ کر یہ اندازہ لگانا بہت مشکل ہورہا تھاکہ آیا ہم پاکستان میں ہی کھڑے ہیں یا پھر کسی ترقی یافتہ ملک میں ۔ چونکہ ہر خواجہ سراء اتنے باعزت طریقے سے اپنے کام میں مصروف تھا کہ گویا اپنے پاکستان میں ہونے کا شک گزرا ۔

بندیا رعنا کے مطابق ''کورونا کا ایک دم آنا اور گورنمنٹ کا ہر چیز بند کردینا ، بازاروں کا بند ہوجانا اس صورتحال میں انسان کا گھر سے نہ نکل پانا ۔ اس تمام شش و پنچ میں سب سے بڑی دشواری جو پیش آرہی تھی وہ یہ کہ اگر ایک گلی میں کورونا کا مریض نکل رہا تھا تو پوری گلی کو بلاک کیا جارہا تھا ۔ افرا تفری پھیل چکی تھی ۔ اپنے اپنوں سے ملنے سے گئے ۔ مجھے کورونا میں اتنے پیسوں کا مسئلہ نہیں ہوا کیونکہ میں ہمیشہ کچھ نا کچھ بچا کر رکھتی ہوں ۔ یہ سب سے تکلیف دہ گھڑی ان خواجہ سراؤں کے لئے تھی جو کرائے کے گھروں میں رہتے تھے ۔ حکام نے ہم سے کئی وعدے کئے تھے جس میں بجلی ، گیس کے بل نہ دینے کا وعدہ بھی تھا ۔ لیکن ایسا نہ ہوا بلکہ اس کے الٹ ہوا ۔ بل بھی آئے بلکہ بڑھا کرآئے۔ شروع کے چند دن ٹھیک گزرے پھر مختلف خواجہ سراؤں کی کالیں آنا شروع ہوگئی کہ ہمارا کچھ کریں ہم بہت برے حال میں ہیں ۔ وہ لوگ گلی محلوں میں نکل رہے تھے تو لوگ انہیں پیسے دینے سے ڈر رہے تھے کہ کہیں ان کو چھونے یا ان کےقریب جانے سے کورونا نہ لگ جائے ۔ ''

بندیا رعنا شکوے بھرے انداز میں کہتی ہیں کہ ''حکومت کی جانب سے خواجہ سراؤں کی مدد کے لئے بہت بڑے بڑے دعوے کئے گئے۔احساس پروگرام کے تحت ہمیں 12000 ملنے تھے جس میں سے ہمیں ایک روپیہ بھی نہ ملا خواجہ سراؤں کے جذبات سے کھیلا گیا ان کا ڈیٹا مانگا لیکن کچھ نہ دیا ۔ ''(Ahmed, 2020)

لاک ڈاؤن کے دوران خواجہ سراؤں کی معاشی پسماندگی

بیبو حیدر کہتی ہیں''جیسا کہ آپ جانتے ہیں خواجہ سراء تین طرح کے کام کرتے ہیں بھیگ مانگنا ، رقص کرنا یا پھر جسم فروشی ، لہذا کووڈ 19 لاک ڈاؤن میں یہ تینوں قسم کے کام نہیں کرپارہے تھے ۔ ہمارے پاس کھانے پینے کی قلت ہوگئی تھی ۔ زندگی میں صحت بہت ضروری ہے اور اس کے لئے کھانا پینابھی ۔ لہذا ہم نے ایک حکمت عملی تیار کی ایک خواجہ سرا ء سب سے تھوڑا بہت لیتا اورسب کے لئے ایک سا پکا لیتا اور پھر ہم سب مل کر کھا لیتے ۔ لیکن پھر راشن ختم ہونے لگا تو راشن مانگنے کے لئے ہمیں گھروں گھروں جانا پڑا ۔ کراچی ایک ایسا شہر ہے کہ جہاں پورے پاکستان سے لوگ آکر بستے ہیں اسی طرح خواجہ سراء بھی مختلف شہروں سے آکر کرائے کے مکانوں میں رہتے ہیں ۔ لہذ ا کھانے کے ساتھ مالک مکان کے کرایہ دینے میں بہت مشکل ہونے لگی ۔ مالک مکان نے کہنا شروع کردیا کہ ہمارا گھر چھوڑ کر چلے جاؤ یا پیسے دو ۔ ''

Published by iRepository, 2021

کووڈ 19 لاک ڈاؤن کے دوران ایک ساتھی خواجہ سرا ء کی خراب کیفیت بتاتے ہوئے آپ آبدیدہ ہوگئیں۔آپ کہتی ہیں"ایک کمیونٹی ممبر تھیں جن کا نام صائمہ ہے ۔ وہ اندرون پنجاب سے آئیں تھی ۔ لاک ڈاؤن کے دوران ان کے پاس پیسے ختم ہوگئے تھے ۔ مالک مکان نے ان کے دروازے پر تالے لگا دیئے تھے وہ اپنے گھر جانا چاہتی تھیں ان کی بہت بری کیفیت تھی ۔ لہذا ہم نے مل کر ان کی مدد کی ۔ میں ان کی حالت دیکھ کر بہت روتی تھی ۔ "

کووڈ 19 لاک ڈاؤ ن کے دوران بیبوحیدر کےساتھ ایک بہت برا حادثہ پیش آیا ۔ جس کو بیان کرتے ہوئے آپ کی آنکھوں سےآنسو چھلک اُٹھے ۔ آپ بتاتی ہیں کہ "کووڈ 19 کے دوران میری والدہ شدید بیمار تھیں میری ہمیشہ سے عادت رہی ہے کہ میں اپنی تمام بچت سونے کی شکل میں رکھتی تھی ۔میں نے سوچا کیوں نہ اسے نقد کروا کر اپنی والدہ کا علاج کروالوں ۔ میں اسے فروخت کرنے کے لئے گھر سے باہر نکلی تو دو مسلح افراد نے مجھ سے پرس چھیننے کی کوشش کی میری مزاحمت پر میرے سر پر پستول کا بٹ مارا ۔ میں بہت روئی ، گڑگڑائی پھر وہ میرا پرس چھین کر چلے گئے ۔ اس وقت زندگی بالکل رک گئی اور میرے ہاتھ خالی رہ گئے ۔"

لاک ڈاؤن کے دوران خواجہ سراؤں کی معاشی پسماندگی پر خواجہ سراء سپنا خان کہتی ہیں کہ"اس صورتحال میں میرے لئے گھر چلانا بہت مشکل ہوگیا تھا ۔ فنکشنز بند ہوگئے تھے میں رقص نہیں کرسکتی تھی ۔ لہذا اس سے آنے والی آمدنی بھی بند ہوگئی میری معاشی زندگی کا پہیہ رک گیا ۔ "

یہ تو رہی خواجہ سراؤں کی کووڈ19لاک ڈاؤن میں معاشی ابتر حالت، لیکن صرف یہی ستم ضریفی نہ تھی۔ خواجہ سراؤں کوصحت کے حوالے سے بہت سخت حالات دیکھنا پڑے۔

کووڈ 19 لاک ڈاؤن میں خواجہ سراؤں کی صحت کے حوالے سے صورتحال

خواجہ سراءنشاء راؤ اپنی صحت کے حوالہ سے کووڈ 19 لاک ڈاؤن میں اپنی کیفیت کچھ یوں بتاتی ہیں "میں خود کورونا وائرس کا شکار ہوئی تھی میں نے چغتائی لیب سے ٹیسٹ کروائے جس کا رزلٹ مثبت آیا ۔ میں نے خود کو 15 دن کے لئے آئیسولیٹ کرلیا۔ میری میرے دوستوں نے بہت رہنمائی کی۔ وہ کہتےتھےگھر سے باہر مت نکلنا ،کسی سے بات چیت مت کرنا ، گرم پانی پینا اور باربار درجہ حرارت چیک کرتی رہنا ۔ میری ٹانگوں میں شدید درد رہتا تھا جس کے سبب نیند نہیں آتی تھی ۔ دل کی دھڑکن عجیب ہوتی تھی ۔ میں نے کسی اسپتال سے علاج نہیں کروایا ۔ صرف پیناڈول بار بار کھاتی تھی ۔مجھے اندازہ تھا کہ جب پاکستان میں

Published by iRepository, 2021

عام لوگوں کو کووڈ کا مناسب علاج نہیں فراہم کیا جا رہا تھا تو ہم خواجہ سرأ کس گنتی میں آتے ہیں لہذا میں نے اسپتال جا کر باقاعدہ علاج نہ کرانے میں ہی اپنی عافیت سمجھی۔''

اسی بات کے پیش نظربندیا رعنا کہتی ہیں کہ'' اگر لاک ڈاؤن کے دوران پہلے سے کسی بیماری کا شکار خواجہ سراء اسپتال جاتا تو اسے زبر دستی کوروناٹیسٹ کرنے پر مجبور کیا جاتا جبکہ اس میں کورونا کی کوئی علامت نہیں ہوتی تھی ۔ لہذا پھر خواجہ سراء اسپتال جانے سے گھبرانے لگے ۔ پھر مجھےکسی نے ثناء مکھی کے بارے میں بتایا اور پھر یہ بات میں نےمختلف گروپوں میں شیئر کردی ۔مجھےجب کبھی گھٹن محسوس ہوتی تو میں اس کا قہوہ بنا کر پی لیتیں یا اس کی بھاپ لے لیتیں ۔'' آپ مزیدکہتی ہیں کہ ''میں مانتی ہوں کورونا ہوا لیکن ہم خواجہ سراؤں پراللہ کا خاص کرم تھا ہم نے گھر میں خود سے احتیاط کرنا شروع کی ہم نے دیسی علاج کئے اور ماشاء اللہ ہمارے بڑے خواجہ سراء قرآن پڑھتے تھے تو ہم ان کے ساتھ بیٹھ جاتے تھے ویسے ہی قرآن میں ہر مرض کی شفاء ہے ۔ ہمارا ایمان بہت مضبوط تھا اور ہے ۔ ہم نے نماز پڑھنا شروع کی عیسائی خواجہ سراء بھی ہمارے ساتھ دعا کرتے تھے ۔ ''

جناح پوسٹ گریجویٹ میڈیکل سینٹر کی ایگزیٹیو ڈائریکٹر سیمی جمالی سے انٹر ویو کے دوران اسی بات سےمتعلق کچھ حیران کن باتیں سامنے آئیں آپ کے مطابق ''کووڈ 19 لاک ڈاؤن میں میری معلومات کے حساب سے کوئی ایک خواجہ سراء بھی کورونا کےعلاج کی غرض سےہمارے اسپتال نہیں آیا ۔ لاک ڈاؤن میں ان کے لئے کوئی الگ سے وارڈ مختص نہیں کیا گیا تھا ۔ لیکن یہ اگر اسپتال آتے تو ہم انہیں بہت اچھے سے ٹریٹ کرتے ۔ اور ان کے علاج میں کسی قسم کی کسر نہیں چھوڑتے ۔ لیکن خواجہ سراؤں کا بڑا مسئلہ یہ ہی ہے کہ یہ لوگ ہسپتال نہیں آتے ہاں اگر بہت سنگین مسئلہ ہوجیسے کسی خواجہ سراء کو گولی لگی ہو یا کوئی حادثہ کاشکار ہوا ہو تو انہیں ایمر جنسی میں لایا جاتا ہے اور ہمارے اسپتال میں ان کا علاج ایک عام انسان کی طرح اور بہت اچھے طریقےسے کیا جاتا ہے ۔ ''

مختلف اداروں کےنمائندوں اور دیگر خواجہ سراء شخصیات سے جب یہ سوال پوچھاگیا کہ کتنے خواجہ سراءکورونا کا شکار ہوئے ، کتنے صحت یاب اور کتنے خواجہ سراؤں کی اموات ہوئیں ۔لیکن ہم کوئی حتمی اعدادوشمار نہیں حاصل کر پائےالبتہ مجموعی طور پرجو نتیجہ سامنے آیا اس کے تحت خواجہ سراؤں کی ایک بڑی تعدادکورونا کا شکار ہوئی ۔ گھریلو ٹوٹکوں،دیسی علاج ، نسخوں اور خود ساختہ آئیسولیشن سے وہ جلد صحتیاب ہوئے البتہ 4 سے 5 خواجہ سراؤں کی اموات ہوئیں ۔ کامی سد جو کہ ایک خواجہ سرا ماڈل ،ایکٹریس اور سماجی کارکن ہیں ان کے انکشاف کے مطابق ''ہمارے بہت سارے گرو لاک ڈاؤن کے دوران کورونا سے نہیں البتہ دل کا دورہ پڑنے سے جاں بحق ہوئے جوکہ بہت اچھنبے کی بات ہے۔''

Published by iRepository, 2021

اس تمام صورتحال میں خواجہ سراؤں کا ایک حصہ ایسا بھی تھا جن کےساتھ ان کی بیماری یعنی ایچ آئی وی پوزیٹیو کی وجہ سے ہمیشہ سے بہت برا سلوک رواں رکھا گیا ہے۔لیکن کوودڈ19لاک ڈاؤن میں بھی ان کی حالت کوئی خاص اچھی نہ تھی اور اس حوالے سے مختلف خواجہ سراؤں سے بات کرنے پر مختلف آرأ سامنے آئیں۔

کورونا وائرس لاک ڈاؤن اور ایچ آئی وی پوزیٹیو خواجہ سراؤں کی حالتِ زار

ایچ آئی وی پوزیٹیو خواجہ سراؤں سےاس حوالے سے بات کرنے میں خاصی دشواری پیش آئی ۔اس بیماری کے شکار لوگوں کو ڈھونڈنا اور اس کے بارے میں بات کرنا درحقیقت ایک مشکل عمل رہا ۔ البتہ خواجہ سراء نعمان نشاشہ جن کا پہلے بھی ذکر کیا گیا ہے آپ سے مزید گفتگو کے بعد پتہ چلا کہ آپ ایڈز کی بیماری کا بھی شکار ہیں ۔ جب آپ سے سوال کیا گیا کہ کووڈ 19 لاک ڈاؤن کے دوران آپ کو کوئی اپنے ایڈز کے علاج میں مشکل تو نہیں آئی تو آپ کچھ یوں جواب دیتی ہیں ’’کووڈ 19 لاک ڈاؤن میں ہمارے لئے ایچ آئی وی پوزیٹیو کی دوائیوں کے حوالے سے کوئی مشکل نہیں ہوئی ۔ اس حوالے سےبہت بہترین حکمت عملی تیار کی گئی تھی ہمیں دروازے پر ادویات فراہم کی جاتی تھیں ۔ ایچ آئی وی پوزیٹیو میں کورونا کا رسک بہت زیادہ ہوتا ہے لیکن میں نے چونکہ نرسنگ کی تعلیم حاصل کررکھی ہے تو میں خود سے احتیاطی تدابیرکر لیتا تھا ۔ البتہ مجھے کورونا کی تھوڑی بہت علامات تھیں جیسے میں بہت تھکن محسوس کرتا تھا لہذا میں نے سوچا کہ جسم میں نمکیات کی کمی نہ ہو اور میں پانی کی جگہ او ۔آر ۔ ایس لیتا جس سے میرا جسم بہتر رہتا تھا ۔ میں بار بار ہاتھ منہ دھوتا تھا ۔ جیب میں سینیٹائزر رکھتا ۔ جب اپنے بھتیجے ، بھانجوں سے ملتا تو انہیں چھوتا نہیں تھا ۔‘‘

خواجہ سراء سپنا ایچ آئی وی پوزیٹیو مریض خواجہ سراؤں کی لاک ڈاؤن میں حالت زار پر بات کرتے ہوئے کچھ یوں کہتی ہیں ’’ میں اپنے اردگرد تین ایسے خواجہ سراوں کو جانتی ہوں جو جسم فروشی کا کام کرتے ہیں وہ ایچ آئی وی پوزیٹیو بھی ہیں ۔ لاک ڈاؤن کے دوران ان بیچاروں کا بہت برا حال تھا کہ وہ نہ تو فنکشن میں پر فارم کرسکتے تھے نہ ہی بھیگ مانگ سکتے تھے اور نہ ہی جسم فروشی کا کام کرسکتے تھے ۔ وہ کرائے کے گھروں میں رہتے تھے جس کا وہ کرایہ نہیں دے پارہے تھے ۔ ان تینوں کا نام تانیہ ، شلپا اور بیبو عادل ہے ۔ وہ زمزمہ ، کھڈا مارکیٹ اور ہاٹ اینڈ اسپائس ریسٹورنٹ کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں ۔ لوگ انہیں پیسے بھی دیتے یا پھر گاڑی میں لے جاکر جسم فروشی کا کام بھی کرتے تھے ۔ یہ کال پل کے علاقے میں رہتے

Published by iRepository, 2021

ہیں ۔ لاک ڈاؤن میں ان کے پاس زندگی کی بنیادی سہولتیں تک موجود نہیں تھیں ۔ کوئی بھی ایسا دن نہیں تھا ۔ جب وہ روتے نہ ہوں وہ منتظر تھے کہ لوگ ان کی مدد کو آئیں گے ۔ لیکن کوئی بھی نہیں آیا ۔ میں ان کی مدد کرنا چاہتی تھی لیکن میں خود کے حالات بہت خراب تھے۔ ''

اس کے برعکس بندیا رعنا کہتی ہیں کہ ''ہمیں یہ پتہ تھا کہ ایچ آئی وی پوزیٹیو کو اس دور میں بہت مشکل ہونے والی ہے ۔ تو ہم نے جناح اور مختلف اسپتالوں میں کاغذ پر لکھ کر پہلے ہی آگاہ کردیا تھا کہ ہمارے ایچ آئی وی پازیٹیو خواجہ سراء اسپتال نہیں آپائیں گے تو انھوں نے وہاں سے خود ان کے لئےادویات بھیجیں پھر ہم نے ان خواجہ سراؤں کو ادویات کوریئر کراوئیں اور انہیں اس طرح ہسپتالوں میں آنے کی ضرورت نہیں پڑی اور نہ ہی ان کے علاج میں خلل آیا ۔ ''

ان عوامل کے علاوہ اگر صحت کے حوالے سے مختلف زاویوں کاجائزہ لیا جائے تو نفسیاتی صحت کے اعتبار سے خواجہ سراؤں کے لیے کووڈ19لاک ڈاؤن کا پورا عرصہ آسان نہ تھا۔

لاک ڈاؤن میں نفسیاتی صحت کے اعتبار سے خواجہ سراء کی حالت زار :

کامی سدِ لاک ڈاؤن میں اپنی نفسیاتی صحت کے حوالے سے کچھ یوں بتاتی ہیں ''معاشی اعتبار سے میرا اتنا زیادہ نقصان نہیں ہواجتنا نفسیاتی طور پر ہوا۔ میں ایک ایسی انسان ہوں جو پورا دن پوری رات گھر سے باہر بھی رہوں تو مجھے فرق نہیں پڑے گا ۔ میں سماجی اعتبار سے بہت گھلنے ملنےوالی انسان ہوں ۔ مجھے لوگوں سے بات کرنا ان میں اٹھنا بیٹھنا بہت زیادہ پسند ہے لیکن لاک ڈاؤن میں ، میں نہ تو اپنی والدہ کے گھر جاسکتی تھی نہ ہی دوستوں کے گھر میرے لیے یہ ٹائم بہت سخت تھا۔ ''

آپ لاک ڈاؤن میں نفسیاتی صحت کے اعتبار سے اپنے تجربے کو کچھ یوں بیان کرتی ہیں ''یہ ایک ایسا دور تھا جب لوگ گھروں میں قید تھے انہیں دماغی صحت کے بارے میں بتانے کی بہت زیادہ ضرورت تھی ۔ اگر آپ کو ڈپریشن ، انگزائٹی یا پھر ایسٹریس ہے تو آپ اس کے بارے میں بات کریں ۔ میں بذات خود اس سے دماغی طور پر بہت بری طرح متاثر ہوئی ۔ مجھے بہت برے برے پینک اٹیک ہوتے پھر میں نے اس سے نکلنے کے لئے بہت زیادہ اور وزنی ورزش کی ، سوشل میڈیا پر زیادہ سے زیادہ ٹائم گزار ا اور لوگوں سے جڑی رہی ۔ جیسا کہ میں ایک پڑھی لکھی خواجہ سراء ہوں اس دوران میں نے بہت سے ڈویلپمنٹ آئیڈیاز نکالے اور ان پر کام کرنا شروع کیا ۔ میں نے آن لائن کپڑوں کا کاروبار شروع کیا ہم نے کراچی اسکول آف آرٹس سے ایک استاد بھی تنخواہ پر رکھا۔ میں اس برانڈ کی کیریٹو ڈیزائنر ہوں اس کو بنانے کا مقصد خواجہ سراؤں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ دینا تھا ۔ ''

Published by iRepository, 2021

ایسی صورتحال میں کیا بہتر کیا جاسکتا ہے اس بارے میں کامی سدکچھ یوں کہتی ہیں ۔'' ایسی غیر متوقع صورتحال میں آپ کا دماغ منفی سوچوں کی طرف زیادہ جاتا ہے اگرچہ ہم مثبت بھی سوچ سکتے ہیں لہذا ہمیں چاہیےکہ ہم مثبت سوچوں کی جانب اپنی توجہ مرکوز رکھیں اور مشکلات زندگی کا حصہ ہوتی ہیں انہیں تسلیم کریں اورا ان کا حل نکالنے کی کوشش کریں نہ کہ ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں ۔''

مختلف خواجہ سراؤں سے گفتگوکے دوران موضوع کے مختلف رخ پر بات کرکے متعددآراء سامنے آئیں جیسے نشاءراؤ نے کامی سدٖ سے بالکل متضاد بات کی آپ کہتی ہیں ۔''ہم معاشی طور پر بہت بری طرح متاثر ہوئے لیکن نفسیاتی طور پر بالکل نہیں ۔ ہم خوش رہتے تھے۔ اپنے دوستوں سے فون کالز پر رابطے میں رہتے ۔ ہم ایک گھر میں تین تین چار چار خواجہ سراء رہتے ہیں ۔ جو خواجہ سراء اکیلے رہتے ہیں یا جسم فروشی کا کام کرتے ہیں یا پھر خود کو دوسرے خواجہ سراؤں سے بالا تر سمجھتے ہیں وہ ضرور نفسیاتی طور پر متاثر ہوئے ۔ البتہ جو گروپ میں رہتے ہیں ان کے لیے نفسیاتی طور پر مسئلہ نہیں ہوا۔ ''

ہم نے اس تمام صورتحال پر حکومت کا موقٔف جاننے کی بہت کوشش کی البتہ کسی بھی حکومتی نمائندے نے اس پر کوئی ردِعمل نہیں دیا۔ساتھ ہی ساتھ جب ہم نے مزید کووڈ 19کا شکار خواجہ سراؤں کو ڈھو نڈ کر ان سے ان کا موقٔف جاننا چاہاتو مختلف خواجہ سراؤں نے جواب دیا کہ'' نہیں ہمیں کورونا نہیں ہوا ''لہذا مزید کورونا سے متاثرہ خواجہ سرأ کا موقٔف نہیں مل سکا۔لہذا مندرجہ بالا تمام باتوں نے کووڈ ۱۹لاک ڈاؤن میں خواجہ سراؤں کی پسماندگی ، زبوں حالی کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی ثابت کردی کہ اگرمعاشرے میں ان کے ساتھ یہی سلوک رواں رکھا تو یہ طبقہ مزید پسماندگی کی جانب چلا جائے گا۔انہیں تمام باتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے مختلف خواجہ سراؤں نے حکومت سے گلے اور اپیل کی ہے۔

کووڈ ۱۹لاک ڈاؤن کے حوالے سے خواجہ سراؤں کا حکومت سے گلہ اور اپیل

کامی سد شکوے بھرے انداز میں کہتی ہیں۔'' کووڈ 19 لاک ڈاؤن میں حکومت کی جانب سے کوئی بھی مدد نہیں کی گئی اگر ہم بین الاقوامی سطح پر اپنے ملک کا موازنہ کریں تو دوسرے ملکوں میں خواجہ سراؤں کوبہت ریلیف ملے ۔ گورنمنٹ نے ہماری مدد کے لیے وعدے تو کئی کئے لیکن ایک وعدہ بھی وفانہ ہو سکا۔ ایک وعدہ ضرور انہوں نے پورا کیا وہ لاک ڈاؤن کا تھا ۔ ان کا جب جی چاہتا تھا لاک ڈاؤن لگا دیتے جب جی چاہتا اسے ہٹا دیتے۔ ''

نشاء راؤ حکومت سے شدید نالاں ہیں آپ کہتی ہیں ''حکومت نے ہماری کوئی مدد نہیں کی احساس پروگرام کے تحت ہمیں 12 ہزار دینےکا وعدہ کیاگیا تھا (Knight, 2020)۔ جس میں سے کسی ایک خواجہ سراء

Published by iRepository, 2021

https://ir.iba.edu.pk/research-projects-msj/21

کوبھی ایک روپیہ نہیں ملا۔ البتہ ہمارے لیے ایک بیوقوف گروپ بنایا گیااس میں ہم نے انٹریاں کیں ہمیں ایک روپیہ بھی نہیں ملا ۔ ہمارے لیے کوئی میڈیکل کیمپ نہیں لگایا گیا ۔ حکومت کی طرف سے کورونا سے آگاہی پر کوئی سیشن نہیں کروائے گئے ۔ ‘‘

بببو حیدر کے مطابق ’’بہت سے نجی اداروں نے ہماری مدد کی لیکن گورنمنٹ تو ہمار ے لیے بجٹ تک نہیں رکھتی تو لاک ڈاؤن میں ہماری کیا مدد کرتی ۔ ہمارا بہت زیادہ نقصان ہوا ۔ ہمیں حکومت سے گلہ ہے اور گزارش ہے کہ اپنے لیے کام کرنا بند کریں اور ہماری برادری جوکہ پہلے ہی پسماندگی کا شکار ہے اس کے لیے کچھ کریں ہماری لیے ہاتھ پھیلانا بہت مشکل ہوگیا تھا اور ابھی بھی ہے ہمیں کم سے کم زندگی کی بنیادی سہولتیں فراہم کردیں ۔ عمران خان نے وعدہ کیا تھا کہ ہم آپ لوگوں سے آپ کا تمام ڈیٹا لے رہے ہیں لیکن ہمارے لیے کچھ نہیں کیا گیا بلکہ اس عمل کو ہمارے لیے اس قدر مشکل بنادیا گیا کہ ہم خود ہی پیچھے ہٹ گئے ۔ ہماری مجموعی تعداد تعلیم کے حوالے سے بہت پیچھے ہے لہذا ان کے لیےیہ عمل مزید مشکل ہوگیاتھا۔ ‘‘

ملک میں میں کورونا کی وباء دوبارہ سر اٹھا رہی ہے اور اگر دوبارہ لاک ڈاؤن لگتا ہے تو خواجہ سراؤں کی کیا حکمت عملی ہوگی ۔ مندرجہ بالاتمام باتوں کے پیش نظر خواجہ سراؤں سے جب اس بارے میں پوچھا گیا تو جوابات کچھ یوں آئے ۔ بببو حیدر کہتی ہیں ۔’’خواجہ سراء برادری کو اپنی ول پاور کو مضبوط کرنا ہوگا ۔ رات کے بعد صبح ضرور ہوتی ہے ہم لوگوں میں مدد تلاش کرتے ہیں لیکن خدا نے ہمارے اندر بہت صلاحیت رکھی ہے ہم انہیں نہیں پہنچانتے ۔ ہمیں خود کو باوقار بنا نا ہے اور ایمان کو اس قدر مضبوط کرنا ہے کہ بڑی سے بڑی مشکل میں ہمارے قدم نہ ڈگماگائیں ۔ ‘‘

مختلف اقدامات کے حوالے سےببو حیدر کہتی ہیں ’’میرا پارلر ایک بہت بڑا ذریعہ ہے ہم یہاں بہت سارے خواجہ سراؤں کو بلا رہے ہیں اور مختلف ہنر سکھار ہے ہیں ۔ جیسے کہ سلائی کڑھائی ، کھانا بنانا ، پارلر کے کام وغیرہ ہم آپ لوگوں کے مقابلے میں آنا چاہتے ہیں اور خود کو اس قدر مضبوط کرنا چاہتے ہیں کہ اگلے لاک ڈاؤن میں ہم کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلائیں ساتھ ساتھ ہم خواجہ سراؤں کو احتیاطی تدابیر بھی بتارہے ہیں جیسا کہ ماسک لگانا ، ہاتھ سینیٹائز کرنا اور صفائی کے حوالے سے مختلف باتیں ۔ ‘‘

کامی سدِاسی بات پر کچھ یوں اپنا خیالات کا اظہار کرتی ہیں’’ہم نےاپنی برادری کو ایسے تیار کیا ہے کہ اگر آپ دو روٹی کھاتے ہیں تو ایک روٹی کھائیں ۔ صحت پر بھر پور توجہ دیں کیونکہ جان ہے تو جہاں ہے بچت کرنا سیکھیں تاکہ مشکل وقت میں آسرا ہوسکے ۔‘

Published by iRepository, 2021

https://ir.iba.edu.pk/research-projects-msj/21

References

Ahmed, E. (2020, July 2). *COVID-19 takes a toll on Pakistan's Transgender Community.* Retrieved from The Diplomat: https://thediplomat.com/2020/07/covid-19-takes-a-toll-on-pakistans-transgender-community/

Bezhan, F., & Azami, A. S. (2011, November 20). *Supreme Court ruling gives Pakistan's beleaguered transgender community new hope.* Retrieved from RadioFreeEurope: https://www.rferl.org/a/pakistan_beleagured_transgender_community_given_new_hope/24396423.html

Knight, K. (2020, March 25). *Pakistan official supports transgender community amid COVID-19: Societal discrimination compounds health risks.* Retrieved from Human Rights Watch: https://www.hrw.org/news/2020/03/25/pakistan-official-supports-transgender-community-amid-covid-19

Pakistan National Assembly. (1973). *The constitution of the Islamic Republic of Pakistan Article no 25(1)&(2).*

Published by iRepository, 2021